82658 ـ مسافر نماز كيسے ادا كرے گا ؟

سوال

ميں ايك ماہ كے ليے باہر سفر پر جارہا ہوں اور نماز كى ادائيگى كے ليے سہل اور آسان طريقہ معلوم كرنا چاہتا ہوں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

جہاں سفر كر كے آپ جا رہے ہيں وہاں آپ كا چار يوم سے زيادہ رہنے كا عزم ہے تو آپ وہاں پہنچتے ہى مقيم كے حكم ميں ہونگے، اس ليے آپ كو مقيم كى طرح نماز پورى ادا كرنا لازم ہے، اور قصر كرنى جائز نہيں.

چنانچہ آپ سفر كے دوران قصر كر سكتے ہيں، جب آپ اس ملك اور علاقے ميں پہنچ جائيں تو نماز پورى كرينگے كيونكہ آپ مقيم كے حكم ميں ہيں.

مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں ہے:

" جس سفر ميں سفر كى رخصت پر عمل كرنا مشروع ہے جسے عرف سفر شمار كرے، اس كى مسافت تقريبا اسى كلو ميٹر ہے، چنانچہ جو شخص اتنى يا اس سے زيادہ مسافت كا سفر كرے اس كے ليے سفر كى رخصتوں موزوں پر تين يوم مسح، نماز جمع اور قصر كرنا، اور رمضان ميں روزہ افطار كرنا، ان رخصتوں پر عمل كرنا مشروع ہے.

يہ مسافر اگر كسى شہر ميں چار دن سے زيادہ رہنے كى نيت كرے تو وہ سفر كى رخصت پر عمل نہيں كرے گا، اور جب وہ چار يا اس سے كم دن رہنے كى نيت كرے تو وہ سفر كى رخصتوں پر عمل كرسكتا ہے.

اور وہ مسافر جو كسى شہر ميں رہے اور اسے اپنى ضرورت ختم ہونے كا علم نہ ہو اور نہ ہى اس نے رہنے كى مدت متعين كى ہو تو وہ بھى سفر كى رخصت پر عمل كرے گا چاہے مدت جتنى بھى طويل ہو جائے، اس ميں سمندرى يا خشكى كے سفر كا كوئى فرق نہيں) انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (8 / 99).

دوم:

رہا نماز جمع کرنے کا مسئلہ چنانچہ مسافر کے لیے ظہر اور عصر، اور مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع تقدیم یا جمع تاخیر کر ادا کرنی جائز ہیں جس طرح اسے آسانی ہو ادا کرے، اور افضل یہ ہے کہ ایسا مشقت کی صورت میں کرے، اگر مشقت نہ ہو تو ہر نماز اس کے وقت میں ادا کرنا افضل ہے.

اس بنا پر آپ سفر کے دوران نمازیں جمع کر سکتے ہیں، اور جب آپ منزل مقصود پر پہنچیں جہاں آپ نے ایك ماہ رہنے کا عزم کیا ہے تو آپ ہر نماز وقت میں اور پوری ادا کرینگے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (49885) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم:

آپ یہ علم میں رکھیں کہ مسافر پر بھی دوسروں کی طرح نماز نماز باجماعت ادا کرنا فرض ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (21498) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں، اور مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں.

واللہ اعلم .